السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

باپ کی طرف سے میری ایک بہن ہے، میرے باپ نے اس کی مرضی اوررائے کے بغیر اس کی شادی کردی جبکہ اس کی عمر 21 سال ہے عقدنکاح کے وقت گواہوں نے بھی یہ جھوٹی گواہی دے دی کہ یہ لڑکی راضی ہے، نکاح فام پر بھی اس کے بجائے اس کی والدہ کے دستخط ہی کروائےگئے اوراس طرح یہ شادی ہوئی جبکہ یہ اسے مسلسل مسترد کررہی ہے، سوال یہ ہے کہ اس عقداوران گواہوں کی گواہی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بہن اگرباکرہ تھی، اوراس کے باپ نے اس مردسے شادی پراسے مجبورکیاہے، توبعض اہل علم کے مطابق یہ نکاح صحیح ہے کیونکہ ان کی رائے میں باپ کویہ حق حاصل ہے کہ وہ بیٹی کواس شخص سے شادی پر مجبورکرسکتا ہے جس کویہ پسند نہ کرتی ہو، بشرطیکہ وہ کفو(ہم پلہ) ہولیکن اس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ باپ یاکسی کوبھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لڑکی کواس شخص سے شادی پر مجبورکرے جس کووہ پسند نہ کرتی ہوخواہ وہ کفوہی کیوں نہ ہو کیونکہ نبی اکرمﷺنے فرمایاہے:

((لا تنكح البكر حتى تستاذن)) (صحیح البخاري))

''کنواری لڑکی کا اس وقت تک نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لے لی جائے۔''

یہ حکم عام ہے، وارث میں سے کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے بلکہ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:

((البكر حتى تستاذنها أبوها)) (صحیح البخاري))

''کنواری لڑکی سے اس کا باپ اجازت طلب کرے۔''

یہ حدیث گویاکنواری لڑکی اورباپ کے بارے میں نص ہے، نیزمحل نزاع میں نص ہے، لہذااس کے مطابق عمل کرناضروری ہے اوراس سے یہ بھی معلوم ہواکہ کسی شخص کااپنی بیٹی کوایسے شخص کے ساتھ شادی پر مجبورکرنا، جسے وہ پسند نہ کرتی ہوحرام ہے اورجوچیزحرام ہووہ صحیح اورنافذنہیں ہوتی کیونکہ اسے نافذکرنااور صحیح ماننا حدیث میں وارد ممانعت کے منافی ہے، شارع جس سے منع کردے اس کے بارے میں شارع کاارادہ یہ ہوتاہے کہ امت اس کام کونہ کرے اوراگرہم اس شادی کوصحیح قراردیں تواس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے اس کام کوکرلیاشارع نے جس سے ہمیں منع کیاتھااورہم نے اسے گویاان معاملات میں سے قراردے لیاشارع نے جن کومباح قراردیا ہے، لہذااس مسئلہ میں قول راجح یہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کی بہن کی شادی جوایک ایسے شخص سے کی ہے جسے یہ پسند نہیں کرتی تویہ شادی فاسد ہے اورعقد فاسد کے بارے میں ضروری ہے کہ عدالت کی طرف رجوع کیا جائے۔

جھوٹے گواہوں نے کبیرہ گناہ کاارتکاب کیاہے، جیساکہ نبی اکرمﷺسے یہ ثابت ہے کہ آپﷺنے فرمایا:

((ألا أخبركم بأكبر الكبائر؟)) (جامع الترمذي))

''کیامیں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑاگناہ کون ساہے؟''

آپﷺنے جب یہ ذکرفرمایاتوآپ تکیہ لگائے ہوئے تھے توآپ اٹھ کربیٹھ گئے اورپھرفرمایا:

((ألا وقول الزور قال: فما زال يكررها حتى قلنا: ليته سكت)) (صحیح البخاري))

''خبردار!جھوٹی بات، آپ ان کلمات کواس قدرکثرت سے باربار دہراتے رہے، حتیٰ کہ صحابہ کرامؓ چاہنےلگے کہ کاش!اب آپ سکوت فرمالیں۔''

کیونکہ ان کلمات کی اس قدرکثرت کے ساتھ تکرار سے آپ کوزحمت ہورہی تھی) ان جھوٹے لوگوں کوچاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کریں، حق بات کہیں، حاکم شرعی کے سامنے حقیقت حاصل واضح کردیں کہ انہوں) نے جھوٹی گواہی دی ہے وراب وہ اپنی اس گواہی سے رجوع کررہے ہیں اس طرح اس لڑکی کی ماں کوبھی توبہ کرنی چاہیے کہ اس نے اپنی بیٹی کی جگہ جھوٹے دستخط کئے، یہ بھی گناہ گارہے، اسے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے اورآئندہ ایساکام نہیں کرناچاہیے۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 279

محدث فتویٰ